باب۔ ۵۱

مناقب (اوصاف حمیدہ)

[يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات:۱۳)]

[وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (النساء:۱)]

Siddiqui Publications

حدیث ۳۲۵۲: خالد ابو بکر ابو حصینؓ سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا کی تفسیر میں بتایا کہ شُعُوبًا کے معنیٰ بڑے قبیلے اور قَبَائِلَ کے معنی بطن (یا چھوٹے کنبے) کے ہیں۔ راوی: سعیدؒ۔

حدیث ۳۲۵۳: آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ بزرگ کون ہے؟ فرمایا، جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو۔ صحابہؓ نے کہا ہمارا یہ سوال نہ تھا۔ حضورؐ نے فرمایا، تو پھر یوسفؑ، اللہ کے نبی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۵۴، ۳۲۵۵: میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ سے پوچھا کہ کیا نبی معظمؐ کا تعلق مضر قبیلے سے تھا؟ انھوں نے کہا، ہاں حضورؐ مضر قبیلے سے تھے، جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔ (حدیث ۳۲۵۵ میں یہ بھی اضافہ ہے کہ): رسول کریمؐ نے دُباء، حنتم، نقیر اور مزفت کے استعمال سے منع فرمایا ہے، (دیکھیں حدیث ۱۳۱۵)۔ راوی: کلیب بن وائلؒ۔

حدیث ۳۲۵۶، ۳۲۵۷: ارشادِ نبویؐ ہے کہ تم آدمیوں کو مختلف طبیعت کے پاؤ گے۔ جو زمانۂ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، بہ شرط یہ کہ وہ دین کا علم حاصل کریں۔۔۔ تم اسلام میں سب سے زیادہ اچھا اُس کو پاؤ گے جو پہلے اس کا سب سے زیادہ دشمن تھا۔۔۔ اور اسلام میں سب سے زیادہ بُرا آدمی تم اس کو پاؤ گے جو کہ منافق ہے۔ (حدیث ۳۲۵۷ میں یہ بھی اضافہ ہے کہ): قریش کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا مسلمان، مسلمان کے تابع ہے۔ اور ان کا کافر، کافر کے تابع ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۵۸: سعید بن جبیرؒ کا کہنا ہے کہ قریش میں کوئی بطن(کنبہ) ایسا نہ تھا جس سے رسول کریمؐ کی قرابت نہ ہو۔ اسی کے بارے میں آیت نازل ہوئی، إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ [یعنی میرے اور اپنے درمیان قرابت کا لحاظ رکھو، (الشوریٰ:۲۳)]۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۲۵۹: ارشادِ رسولؐ ہے کہ مشرق سے فتنے اٹھیں گے۔ ظلم اور سنگ دلی اونٹوں کے مالکان میں ہے یعنی ربیعہ اور مضر کے قبیلوں میں ہے۔ راوی: ابو مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۸۹۲ اور ۳۰۵۵)۔

حدیث ۳۲۶۰: نبی کریمؐ کا فرمانا ہے کہ فخر و تکبر اونٹوں کے مالکان (قبیلہ ربیعہ اور مضر) میں ہے اور سکون بکریوں کے مالکان میں ہے۔ (دیکھیں حدیث ۳۰۷۶)۔ ایمان اور حکمت، یمانی (سیدھے ہاتھ) ہے۔ یمن کے معنی دایاں کے ہے۔ اسی لیے مکہ مکرمہ سے دائیں جانب کا ملک یمن کہلاتا ہے۔ اسی طرح شام کے معنی بایاں کے ہیں اور اسی وجہ سے مکرمہ سے بائیں جانب کا ملک شام کہلاتا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۶۱، ۳۲۶۲: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ خلافت، قریش میں رہے گی جب تک کہ وہ دین کو درست رکھیں گے۔ جو بھی ان سے دشمنی کرے گا خدا تعالیٰ اس کو اوندھے منہ گرا دے گا۔ راویان: جبیر بن مطعمؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۲۶۳: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہم پلہ لوگ ہیں۔ راوی: جبیر بن مطعمؓ۔

حدیث ۳۲۶۴: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ قبیلہ قریش اور انصار کے علاوہ جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، اور غفار قبیلے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کی دوستی حاصل ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۶۵: حضرتہ عائشہؓ کے لیے آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبد اللہ بن زبیرؓ محبوب تھے۔ حضرتہ عائشہؓ کی عادت تھی کی جو کچھ ان کے پاس اللہ کا دیا ہوتا وہ سب کا سب ہی لوگوں کی امداد میں خرچ کر دیتیں۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے اُن کو اس بات پر ٹوکا۔ تو حضرتہ عائشہؓ اُن سے اس قدر خفا ہوئیں کہ اُن سے بات بند کر دینے کا طے کر ڈالا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے اُن کو راضی کرنے کی بہت کوششیں کیں لیکن کام نہ بن پایا۔ بالآخر ابن زبیرؓ نے حضرتہ عائشہؓ کے پاس ۱۰ غلام بھیجے۔ انھوں نے ان کو فوراً آزاد کر دیا۔ ابن زبیرؓ غلام بھیجتے رہے اور وہ آزاد کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد ۴۰ ہو گئی۔ حضرتہ عائشہؓ نے فرمایا کہ دراصل میں چاہتی تھی کہ اپنی قسم کے بعد کوئی ایسی بات کروں کہ اس قسم سے باہر آجاؤں۔ راوی: عروہ بن زبیرؓ۔

حدیث ۳۲۶۶: حضرت عثمانؓ نے عبد اللہ بن زبیرؓ، سعید بن العاصؓ اور عبد الرحمٰن بن حارثؓ کو بلوایا اوران کو قرآن کو مصحف کی شکل میں لانے کا کام سپرد کیا۔ حضرت عثمانؓ نے ان تینوں سے کہا کہ جب تم تینوں اور زید بن ثابتؓ کے درمیان اس بارے میں کسی بات پر اختلاف آجائے تو اس کو قریش کی زبان میں لکھنا۔ اس لیے کہ قرآن، قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چناں چہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۲۶۷: (قبیلہ اسلم کی تیر اندازی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۰۴۔ راوی: سلمہ بن الاکوعؓ۔

حدیث ۳۲۶۸، ۳۲۶۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے جانتے بوجھتے منسوب کرے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی ایسی قوم سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا کوئی قربت دار تک نہ ہو تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (حدیث ۳۲۶۹ میں یہ بھی ہے کہ) کوئی شخص نبی اکرمؐ کے نام سے کوئی ایسی بات کرے جو آپؐ نے نہیں کی تو وہ سراسر بہتان ہے (لہٰذا اس کا ٹھکانہ بھی جہنم ہے)۔ راوی: ابوذرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۷)۔

حدیث ۳۲۷۰: (قبیلہ ابوالقیس کے وفد کو نبی کریمؐ کی طرف سے ۴ باتوں کے کرنے اور ۴ چیزوں سے دور رہنے کا حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۳۱۵۔ راوی: ابوحمزہؓ۔

حدیث ۳۲۷۱: (حضورؐ کی جانب سے مشرق سے فتنے اٹھنے کی نشاندہی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۸۹۲ اور ۳۰۵۵۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۲۷۲: (آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، اور غفار قبیلے سب میرے دوست ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۲۶۴۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۷۳، ۳۲۷۴: نبی مکرمؐ نے بر سر منبر فرمایا کہ غِفار قبیلے کو اللہ بخشے۔ اور اسلم قبیلے کو خدا سلامت رکھے۔۔۔ عصیہ قبیلے نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ راویان: عبد اللہ بن عمرؓ اور ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۵۱)۔

حدیث ۳۲۷۵، ۳۲۷۶: ارشاد نبیؐ ہے کہ جہینہ، مزینہ، اسلم اور غِفار قبیلے بنی تمیم، بنی اسد، عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہت اچھے ہیں۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۳۲۷۷: رسول مکرمؐ انصار کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے سوال کیا کہ کیا اس مجلس میں تمھارے علاوہ کسی دوسری قوم کا شخص بھی موجود ہے؟ تو جواب دیا گیا، سوائے ہمارے بھانجے کے اور کوئی نہیں۔ حضورؐ نے کہا، تمھارا بھانجا بھی تمھاری قوم سے ہے۔ راوی: انسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۳۲۷۸: (یہ حدیث ابو ذرؓ کے مسلمان ہونے کے واقعے کی تفصیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میرا تعلق غِفار قبیلے سے ہے۔ ہم کو خبر ملی کہ مکہ میں ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس کی تفصیل لانے کے لیے مکہ روانہ کیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے بتایا، میں نے ایک ایسی شخصیت کو دیکھا جو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ مجھے ملنے کی خواہش ہوئی تو میں مکہ کی طرف چل پڑا۔ وہاں میں کعبہ میں رہتا اور آب زمزم پی کر گذارہ کرتا۔ حضرت علیؓ نے مجھے دیکھا تو وہ مجھ کو اپنے گھر لے گئے۔ انھوں نے میرے مکہ پہنچنے کا مقصد دریافت کیا تو میں نے انھیں اپنی اصل خواہش بتائی۔ حضرت علیؓ نے کہا چلو میں خود آنحضرتؐ کے پاس جارہا ہوں میں تمھیں اُن سے ملا دیتا ہوں۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے دولتِ اسلام سے سرفراز فرمایئے۔ چناں چہ آپؐ نے مجھے مسلمان کیا اور فرمایا کہ "ابو ذر! اس بات کو ابھی پوشیدہ رکھو اور اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ جب تم کو ہمارا غلبہ ہونے کی خبر ملے تو آجانا"۔۔ لیکن میں نے آنحضرتؐ کی بات نہ مانی اور کعبہ میں کھڑے ہو کر پورے زور و شور سے اعلان کیا کہ اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں۔ قریش نے کہا، اس بے دین کی خبر لو۔ اور وہ مجھے مارنے لگے یہاں تک کہ میں ادھ مرا ہو گیا۔ جب عباسؓ نے مجھے دیکھا تو خود کو میری ڈھال بنالیا۔ اس کے بعد انھوں نے کافروں سے کہا کہ جسے تم مار رہے ہو اس کا تعلق غِفار قبیلہ سے ہے۔ اور دیکھو! جہاں تمھاری تجارتی منڈی ہے اس کے لیے غِفار کے راستے سے ہی تمھیں گذر کر جانا ہوتا ہے۔ یہ سنا تو وہ لوگ مجھ کو مارنے سے باز آئے۔۔۔ یہ تھی ابو ذرؓ کے اسلام کی پہلی منزل۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۳۲۷۹: (اسلم، غفار، جھینہ اور مزینہ قبائل کی تعریف): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۲۷۵، ۳۲۷۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۳۲۸۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ قیامت آنے سے پہلے قبیلہ قحطان سے ایک شخص ظاہر ہو گا اور وہ ظلم و جبر کے ساتھ حکومت کرے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۸۱: ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ جہاد پر نکلے ہوئے تھے کہ کسی معمولی بات پر مہاجرین اور انصار کے درمیان تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ دونوں گروہوں نے اپنے اپنے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور پوچھا کہ زمانۂ جاہلیت کے انداز کا یہ شور کیسا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ کسی مہاجر نے انصار کو تھپڑ مار دیا۔ حضورؐ نے فرمایا، اس طرح کی پکار کو چھوڑ دو، یہ بری بات ہے۔ اس پر (منافق) عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا کہ اس طرح تو ہم میں جو عزت والا ہو گا وہ کمزور کو نکال باہر کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی یہ بات سن کر نبی کریمؐ سے اجازت چاہی کہ کیوں نہ ہم اس شخص کو قتل کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا، ایسا نہ کرو ورنہ چرچا ہو گا کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۳۲۸۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جو شخص (غم اور ماتم میں) اپنے رخساروں کو پیٹے یا کپڑے پھاڑے، اور جاہلوں کی طرح گفتگو کرے، تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۳۲۸۳: حضورؐ نے فرمایا کہ عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف، خزاعہ قبیلے کا باپ تھا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۸۴: سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ بحیرہ، وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ اور سائبہ، وہ جانور ہے جس کو کفار اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور پھر اس پر کوئی چیز نہ لادی جاتی۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ سائبہ کو چھوڑنے کے رسم کی ابتدا عمرو بن عامر بن لحی نے کی۔ راوی: ابوالیمان شعیب زہریؒ۔

حدیث ۳۲۸۵: ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ اگر تم کو عرب کی جہالت معلوم کرنے کی خواہش ہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ؛ [یعنی واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے محض بیوقوفی سے اور بے علمی سے اپنی اولاد کو قتل کر ڈالا (بتوں کی بھینٹ چڑھا دی) اور اللہ نے ان کو جو کچھ دیا تھا اس کو حرام کر دیا اور وہ بھی خدا پر تہمت باندھ کر، بے شک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور وہ راہِ ہدایت کے قابل ہی نہ تھے، (الانعام: ۱۴۰)]۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔

حدیث ۳۲۸۶: ابوہریرہؓ کا کہنا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا، کریم ابن کریم تو یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ اور براءؓ کا کہنا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۲۸۷، ۳۲۸۸: جس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ، وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ، [یعنی اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ، (الشعراء:۲۱۴)] تو نبی کریمؐ نے آواز دینی شروع کر دی، اے بنی فہر! اے بنی عدی!، اور اے اہلِ عرب!۔ اور فرمایا اے عبد مناف! اور اے بنی عبد المطلب! اے زبیر بن العوام کی والدہ، رسول اللہ کی پھوپھی، اور اے فاطمہ بنت محمدؐ! تم سب اپنی جانوں کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ۔ میں تمھارے لیے عذاب سے بچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ میں جو کہہ رہا ہوں اس کو سنو اور اس پر عمل کرو۔ راویان: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۲۸۹: (عید کے موقع پر حضرتہ عائشہؓ کو لڑکیوں سے گانا سننے کی اجازت ملنا اور حضورؐ کا انھیں حبشیوں کے کرتب دکھانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۰۱ اور حدیث ۹۳۴۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۲۹۰: حسان بن ثابتؓ نے رسول مکرمؐ سے مشرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی۔ تو حضورؐ نے فرمایا، میرے نسب کا کیا کرو گے (میں بھی تو ان ہی سے ہوں)؟ حسانؓ نے عرض کیا میں آپؐ کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جیسے خمیر سے بال نکالا جاتا ہے۔۔۔ عروہؓ میرے سامنے حسانؓ کو برا بھلا کہہ رہے تھے تو میں نے ان سے کہا، حسانؓ کو برا نہ کہو، اس لیے کہ وہ نبی کریمؐ کی طرف سے دشمنوں کا دفاع کیا کرتے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۹۲)۔

حدیث ۳۲۹۱: ارشادِ نبویؐ ہے کہ میرے ۵ نام ہیں۔ میں "محمد" ہوں۔ میں "احمد" ہوں۔ میں محو کرنے والا "ماحی" ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹاتا ہے۔ میں "حاشر" ہوں کہ (روزِ قیامت) سب لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں "عاقب" ہوں (کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)۔ راوی: جبیرؓ۔

حدیث ۳۲۹۲: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے کیسے صاف بچا لیا؟ وہ مجھے " مذمم " کہہ کر گالیاں دیتے جب کہ میں تو "محمد" ہوں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۹۳، ۳۲۹۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسے ہے کہ جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور عمدہ بھی بنایا۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس بات پر تعجب کرتے اور کہتے کاش اس ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔ وہ اینٹ میں ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔ راویان: جابر بن عبد اللہؓ اور ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۹۵: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس تھی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۲۹۶تا۳۲۹۸: (حضورؐ نے فرمایا تم لوگ میرے نام پر نام رکھو، میری کنیت پر کنیت نہ رکھو): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۹۹۱، ۱۹۹۲۔ راویان: انسؓ، جابرؓ اور ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۲۹۹، ۳۳۰۰: میں نے سائبؓ بن یزید کو ۹۴ برس کی عمر میں بھی مکمل توانا پایا۔ انھوں نے بتایا کہ میں چھوٹا تھا اور مرض میں مبتلا ہو گیا تھا تو میری خالہ مجھے لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں دعا کے لیے پہنچیں۔ یہ نبی کریمؐ کی اُسی دعا کا سبب تھا۔ راویان: اسحٰق فضل جعیدؓ اور سائبؓ۔

حدیث ۳۳۰۱تا۳۳۰۳: حضرت ابو بکرؓ ایک دن عصر کی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکلے تو حسنؓ کو لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ انھیں دیکھ کر محبت سے گلے لگا لیا اور فرمایا کہ تم آنحضرتؐ سے بہت مشابہ ہو۔ حضرت علیؓ بھی ساتھ کھڑے ہوئے ہنس رہے تھے۔ (دوسری اور تیسری حدیث میں حسنؓ کے بارے میں ابوجحیفہؓ کی بھی یہی رائے ہے)۔ راویان: عقبہ بن حارثؓ، ابوجحیفہؓ۔

حدیث ۳۳۰۴تا۳۳۱۱: (ان آٹھ حدیثوں میں کئی صحابہؓ نے رسول اکرمؐ کے شمائل شریف کی تفصیل بیان کی ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ): رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب آدمیوں سے زیادہ خوب صورت اور چاند کی طرح چمکتے ہوئے تھے۔ آپؐ نہ بہت دراز قامت نہ پست قد، بلکہ میانہ قد تھے۔ ڈیل ڈول میں نہایت متناسب تھے۔ رنگ چمکدار، نہ خالص سفید نہ نِرا گندمی تھا۔ سر کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔ یہ نہ ہی زیادہ بل کھائے ہوئے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے۔ آپؐ نے ۶۳ سال کی عمر میں اس عالم سے پردہ فرمایا۔ اُس وقت آپؐ کے سر اور ڈاڑھی میں ۲۰ بال بھی سفید نہ تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان بہت کشادگی تھی۔ آپؐ کی ہتھیلیاں (بقول انسؓ کسی ریشم اور دیبا سے بھی زیادہ) نہایت نرم تھیں۔ تمام بدن مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔ حضورؐ سب لوگوں سے زیادہ خلیق تھے۔

راویان: ابوجحیفہ سوائیؓ، حریز بن عثمانؓ، ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰنؓ، براء بن عازبؓ، قتادہؓ اور ابو اسحٰق سبیعیؓ۔

حدیث ۳۳۱۲: ایک روز رسول اکرمؐ دوپہر کے وقت بطحا کی جانب تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے وضو کیا اور ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں۔ چوں کہ آپؐ کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا تھا اس لیے نماز کے دوران عورتیں بھی سامنے سے گذرتی رہیں۔ (نماز کے بعد) لوگ کھڑے ہو گئے اور حضورؐ کے دونوں ہاتھوں کو لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ میں نے بھی آپؐ کا ہاتھ لے کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ راوی: ابوجحیفہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۱۳: (آنحضرتؐ سب سے زیادہ سخی تھے): یہ مکرر حدیث ہے دیکھیں حدیث ۲۹۹۹۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۱۴: اُس روز جب نبی معظمؐ میرے پاس پہنچے تو بہت خوش تھے۔ چہرہ چمک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا کہ ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے بارے میں کیا کہا؟ اُس نے دونوں کے پیر دیکھے اور کہا "اِن میں ایک باپ کا پیر ہے اور دوسرا بیٹے کا۔ (اسامہؓ، زیدؓ کے بیٹے تھے لیکن لوگ ان کے نسب سے انکار کرتے تھے)۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۳۱۵: رسالت مآبؐ کی عادت شریفہ تھی کہ جب آپؐ خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرۂ مبارکہ چمکنے لگتا۔ چناں چہ ہم حضورؐ کے خوش ہونے کو آپؐ کے چہرۂ انور سے معلوم کر لیتے تھے۔ راوی: عبداللہ بن کعبؓ۔

حدیث ۳۳۱۶: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۱۷: نبی کریمؐ، اُن باتوں میں جن میں آپ کو حکم نہیں دیا جاتا تو اہلِ کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے۔ چناں چہ پہلے آپؐ اہلِ کتاب کی طرح اپنے سر کے بالوں کو یوں ہی چھوڑے رکھتے تھے۔ لیکن بعد میں حضورؐ اپنے سر کے بالوں کو (مانگ نکال کر) دو حصوں میں کرنے لگے تھے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۱۸: آنحضرتؐ کے منہ سے کبھی فحش بات نہیں سنی گئی۔ آپؐ فرمایا کرتے، تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تم سب میں زیادہ خلیق ہو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۳۱۹: رسول مکرمؐ کو دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو حضورؐ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرماتے، بہ شرط یہ کہ وہ گناہ نہ ہوتا یا کسی گناہ کا سبب بن سکتا۔۔۔ اور آنحضرتؐ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔ البتہ اگر کوئی کام اللہ تعالیٰ کی حرمت کے خلاف ہوتا تو پھر ضرور انتقام لیتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۳۲۰: میں نے دیباج اور کسی ریشم کے کپڑے کو آنحضرتؐ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ اور نہ میں نے کسی خوشبو یا کسی عطر کو حضورؐ کے پسینے کی خوشبو سے بہتر پایا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۳۲۱: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم گیں (اور حیادار) تھے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۳۳۲۲: حضورؐ کو کوئی بات ناگوار گذرتی تو آپؐ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا۔ راوی: یحیٰ ابن مہدیؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۲۳: آنحضورؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ کو اُس کی طرف رغبت ہوتی تو تناول فرمالیتے، ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۲۴: رسول اکرمؐ جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ ہم آپؐ کی دونوں بغلوں کو دیکھ لیتے تھے۔ راوی: عبد اللہ بن مالک اسدیؓ۔

حدیث ۳۳۲۵: آنحضرتؐ دعا کے وقت اپنے ہاتھوں کو بہت زیادہ نہیں اٹھاتے تھے۔ البتہ استسقاء (یعنی بارش کے لیے) نماز کے بعد دعا کے لیے آپؐ اپنے ہاتھ اس قدر بلند کر لیتے کہ ہم آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۳۲۶: (نبی کریمؐ کی بطحا کے مقام پر نماز ظہر اور عصر): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۱۲۔ (البتہ اس حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ) حضورؐ کے وضو کرنے کے بعد بچے ہوئے پانی پر سب لوگ ٹوٹ پڑے۔ راوی: ابو جحیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۷)۔

حدیث ۳۳۲۷: رسول اکرمؐ (اس طرح ٹھہر ٹھہر کر) گفتگو فرماتے کہ کوئی شمار کرنے والا چاہتا تو (حروف کو) گن لیتا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۳۳۲۸: (حضورؐ گیارہ رکعت سے زیادہ تہجد نہیں پڑھتے۔ وتر سے پہلے کچھ دیر سو جاتے لیکن فرماتے میرا دل جاگتا ہے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۰۸۰۔ راوی: ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ۔

حدیث ۳۳۲۹: نبی معظمؐ کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی۔ حضورؐ مسجد میں سو رہے تھے کہ تین شخصیتیں (فرشتے) آپؐ کے قریب پہنچے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا "وہ کون شخص ہیں"؟ دوسرے نے کہا، "وہ جو درمیان میں سو رہے ہیں"۔ تیسرے نے کہا، "وہ جو ان سب میں بہتر ہیں"۔ اتنی ہی باتیں ہوئی تھیں کہ وہ تینوں غائب ہو گئے۔ پھر وہ دوسری رات کو آئے اس حالت میں کہ رسول کریمؐ کی آنکھیں بند تھیں لیکن قلب جاگ رہا تھا۔۔۔ تمام انبیاء کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں مگر ان کے قلب نہیں سوتے۔۔۔ پھر جبرئیلؑ نے تمام انتظام و اہتمام اپنے ہاتھ میں لیا اور آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ آسمان کی طرف چڑھا لے گئے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۳۳۰: (ایک سفر کے دوران نبی کریمؐ کے معجزے کا ظہور ہوا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۳۵۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۳۱تا۳۳۳۴: (حدیث ۲۳۳۱ کے مطابق) مقام زوراء میں قریب تین سو افراد جمع تھے اور رسول اکرمؐ کے اعجاز کے طفیل سب لوگوں نے صرف ایک برتن پانی سے وضو کیا۔ (باقی احادیث میں مقامات کا ذکر نہیں۔ ایک جگہ پر ۷۰ افراد اور دوسری جگہ پر ۸۰ افراد مذکور ہیں۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۹)۔

حدیث ۳۳۳۵: حدیبیہ کے واقعہ میں ہم سب پیاسے ہوگئے تھے اور ہمیں وضو بھی کرنا تھا۔ لیکن صرف رسول اکرمؐ کی چھاگل میں تھوڑا سا پانی رہ گیا تھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ چھاگل پر رکھا اور پانی اس کے اندر سے ابلنے لگا۔ (یہ حضورؐ کا معجزہ تھا کہ) آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے گویا چشمے جاری ہوگئے تھے۔ چناں چہ ہم نے خوب پانی بھی پیا اور سب نے وضو بھی کیا۔ اُس وقت ہم کوئی پندرہ سو (۱۵۰۰) افراد موجود تھے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۳۳۶: حدیبیہ میں ہم لوگ جمع تھے۔ یہاں پر ایک کنواں تھا لیکن وہ بالکل خشک ہو چکا تھا۔ آنحضرتؐ کنویں پر تشریف لائے۔ پھر پانی کا برتن منگوا کر اس کنویں میں کلی فرما دیا۔ بس (یہ حضورؐ کا معجزہ تھا کہ) تھوڑی ہی دیر میں ہم نے اس کنویں کو پانی سے بھرا دیکھا۔ ہم نے خوب پانی پیا۔ ہمارے مویشی بھی سیراب ہوئے۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۳۳۳۷: (یہ حدیث رسول اکرمؐ کے معجزے سے متعلق ایک واقعے کی تفصیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): ابو طلحہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امّ سلیمؓ کو کہا کہ آنحضورؐ کچھ لوگوں کے ساتھ ہمارے پاس کھانے پر تشریف لانے والے ہیں، اور شاید ہمارے پاس اتنا سامان نہیں کہ سب کو کھلا سکیں۔ امّ سلیم نے کہا، "اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں"۔ غرض ابو طلحہؓ نے سب کا استقبال کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "یا امّ سلیم! تمھارے پاس جو کچھ کھانے کو موجود ہے وہ لے آؤ"۔ امّ سلیم جو کچھ روٹیاں موجود تھیں لے آئیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ان روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دو۔ پھر امّ سلیم نے کپّی میں سے کچھ گھی ڈالا جو کہ سالن ہو گیا۔ رسول اکرمؐ نے ان پر کچھ پڑھ کر دَم کیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ اب دس دس آدمی کر کے کھانے آجاؤ۔ چناں چہ ایسے ہی ہوا۔ تمام لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا۔ سب ملا کر ۷۰ یا ۸۰ افراد تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۳۳۸: ہم (یعنی صحابہ کرامؓ) آیاتِ قرآنی یا معجزاتِ نبویؐ کو باعثِ برکت خیال کرتے، جب کہ وہ (یعنی کفار اور مشرکین) اِن کو باعثِ خوف سمجھتے۔ ایک دفعہ ہم سفر میں تھے کہ پانی کم ہو گیا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا، جو پانی موجود ہے اسے لے آؤ۔ پھر آپ نے اس پانی

Siddiqi Publications

میں اپنی انگلیاں ڈبو دیں اور فرمایا، "پاک کرنے والے پانی کی طرف آؤ، برکت اللہ کی طرف سے ہے"۔ ہم نے دیکھا کہ حضورؐ کی انگلیوں سے پانی بہہ رہا ہے۔ (اسی طرح) کھانے کی کمی میں بھی ہم آپؐ کے اعجاز سے برکت ہوتے دیکھا کرتے۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۳۳۹: (جابر بن عبد اللہؓ کا اپنے والد کے قرض کی ادائیگی میں حضور اکرمؐ سے مدد طلب کرنا اور آپؐ کا اپنے اعجاز سے ان کے پاس موجود کھجوروں میں برکت پیدا فرمانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۹۷۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۳۳۴۰: (ایک بار آنحضرتؐ نے صاحبِ حیثیت صحابہؓ کو حکم دیا کہ اصحابِ صفہؓ کو کھانا کھلانے کے لیے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اس موقعہ پر اعجازِ نبی مکرمؐ سے برکت کا ظہور ہوا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۷۳۔ راوی: عبد الرحمٰن بن ابو بکرؓ۔

حدیث ۳۳۴۱: (رسول اکرمؐ کی دعا سے بارش کا ہونا اور قحط سالی کا دور ہو جانا۔ بعد میں بارش کی کمی کے لیے بھی حضورؐ سے صحابہؓ کا مدد حاصل کرنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۵۷ تا ۹۶۳۔ راوی: انسؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۸۸۴، ۸۸۵ اور ۹۵۴)۔

حدیث ۳۳۴۲ تا ۳۳۴۴: (مسجد نبویؐ کے منبر کی تعمیر کے بعد کھجور کے ستون کا زار و قطار رونا): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۸۷۰)۔ راویان: ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۳۴۵: (وہ فتنہ جو دریا کی طرح موجیں مارے گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۹۸ اور حدیث ۱۳۵۰۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۳۳۴۶، ۳۳۴۷: (علاماتِ قیامت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۳۲، ۲۷۳۳۔ حدیث ۳۳۴۶ میں یہ بات اضافہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔ اور تم میں سے کسی ایک پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس کو میرا دیکھنا اس کے گھر والوں اور مال سے زیادہ پسند اور مرغوب ہو گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (مزید دیکھیں احادیث: ۵۸، ۸۱، ۹۷۸، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۴۹۸، ۱۱۰۱، ۲۳۱۴، ۲۹۵۹، ۲۹۷۹ اور ۳۱۰۲)

حدیث ۳۳۴۸: ابو ہریرہؓ کا کہنا ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کی صحبت میں ۳ سال گذارے۔ اس زمانے میں مجھے حدیث یاد کرنے کا بے حد شوق رہا۔۔۔ ارشادِ نبیؐ ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جس کی جوتیاں بال دار ہوں گی، اور وہ اہل عجم سے ہوں گے۔ راوی: اسماعیل قیسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۴۹: (علامتِ قیامت سے متعلق یہ حدیث اوپر بیان کردہ حدیث کی تکرار ہے مگر راوی مختلف ہے)۔
راوی: حضرت عمرؓ۔

حدیث ۳۳۵۰: ارشادِ رسولؐ ہے کہ یہودی تم سے جنگ کریں گے۔ پھر تم ان پر غالب آجاؤ گے، یہاں تک کہ پتھر بھی تم سے کہیں گے کہ اے مسلمان! ادھر آ میرے پیچھے یہودی (چھپا بیٹھا) ہے۔ اس کو مار دے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۳۵۱: (فرمانِ نبویؐ ہے کہ جسے رسول اللہ کی صحبت ملی ہو یا صحابہؓ کی صحبت ملی ہو یا پھر وہ جس نے صحابہؓ کی صحبت میں رہنے کا فائدہ اٹھایا ہو تو اس کی موجودگی کے طفیل جہاد میں فتح نصیب ہوگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۷۰۲۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۳۳۵۲: (یہ ایک طویل حدیث ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ): آنحضرتؐ نے عدیؓ سے فرمایا کہ اگر تمھاری زندگی نے ساتھ دیا تو تم دیکھو گے کہ: (۱) ایک بوڑھی عورت حیرہ کے مقام سے چل کر آئے گی اور کعبہ کا طواف کرے گی۔ اُسے صرف اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہوگا۔ (۲) تم کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کرو گے۔ (۳) ایک شخص اپنی مٹھی میں سونا لے کر نکلے گا کہ کوئی اسے لے لے تو اُسے کوئی اِس کا لینے والا نہ مل پائے گا۔ (۴) تم میں سے ہر شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا لیکن جو اس کے سوالوں کا جواب نہ دے پائے گا اسے دوزخ کے سوا اور کچھ نہ دکھائی دے گا۔ (عدیؓ نے کہا) میں نے اُس بوڑھی عورت کو دیکھ لیا، اور مجھے کسریٰ کے خزانے بھی مل گئے۔ اب تم لوگوں کی زندگی نے ساتھ دیا تو تم سونا لے کر نکلنے والے کو دیکھ لو گے۔ حضورؐ کا فرمانا ہے کہ آگ سے بچو، چاہے کوئی عمدہ بات کہہ کر ہی سہی۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۵۳: رسول معظمؐ نے شہدائے اُحد پر اس طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر تشریف لا کر فرمایا، "میں اپنے بعد تمھارے مشرک ہو جانے کا خوف نہیں کرتا، بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم صرف دنیا ہی میں نہ لگ جاؤ"۔
راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۳۳۵۴: آنحضرتؐ مدینہ کے ایک بلند ٹیلے پر چڑھے اور صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمھارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جیسے آسمان سے بارش"۔ راوی: اسامہؓ۔

حدیث ۳۳۵۵: ایک روز نبی کریمؐ گھبرائے ہوئے (گھر سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ شر نزدیک آگیا ہے۔ یاجوج ماجوج نے دیوار میں بڑا سوراخ کر لیا ہے۔۔۔ لوگوں کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت برائی زیادہ پھیل جائے گی اس وقت نیک و بد سب ہی ہلاک ہو جائیں گے۔۔۔ حضرتہ امّ سلمہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضورؐ نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا، "سبحان اللہ! کس قدر خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کس قدر فتنے لائے گئے ہیں"۔ راوی: حضرتہ زینبؓ بنت جحش۔

حدیث ۳۳۵۶: (ارشادِ نبیؐ ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۷۵۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۳۳۵۷: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہو گا۔ اِن فتنوں کے زمانے میں، بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ اور جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ (اس زمانے میں) کسی کو کوئی پناہ کی جگہ ملے تو وہ وہاں جا کر پناہ حاصل کر لے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۵۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور چند باتیں ایسی ہوں گی جن کو تم برا سمجھو گے، صحابہؓ نے عرض کیا اس معاملے میں آپؐ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، "تم پر جو حق ان کا ہو وہ ادا کرو، اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو"۔ راوی: ابن مسعودؓ۔

حدیث ۳۳۵۹: حضورؐ نے فرمایا، قریش کا قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس معاملے میں آپؐ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، کاش (تم) لوگ اِن سے علاحدہ رہتے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۶۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۶۱: حذیفہؓ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم جاہلیت میں گرفتار اور شر میں مبتلا تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس بھلائی (یعنی اسلام) سے سرفراز کیا۔ کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی آنے والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں۔ پھر عرض کیا، کیا اس برائی کے بعد بھلائی ہو گی؟ حضورؐ نے فرمایا، ہاں۔

Siddiqui Publications

لیکن اس (بھلائی) میں کچھ کدورتیں بھی ہوں گی۔ کدورت سے مراد وہ لوگ ہیں جو میرے طریقے کے خلاف طریقہ اختیار کریں گے اور میری راہ کے خلاف راہ بتائیں گے۔ تم ان میں دین بھی دیکھوگے اور اس کے خلاف امور بھی۔ عرض کیا، کیا اس کے بعد بھی کوئی برائی ہوگی؟ فرمایا، ہاں۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے۔ وہ ان کی بات مان لیں گے اور وہ دوزخ میں دھکیل دیے جائیں گے۔ عرض کیا، میں اگر وہ زمانہ پاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑے رکھو۔ ان کے امام کی اطاعت کرو۔ لیکن اگر کوئی امام نہ ملے تو تمام فرقوں سے علاحدہ ہو جاؤ یہاں تک کہ موت آجائے۔ راوی: ابو ادریس۔

حدیث ۳۳۶۲، ۳۳۶۳: قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ دو گروہوں کے درمیان جنگ عظیم نہ ہو اور ان دونوں گروں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔۔۔ اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک ۳۰ جھوٹے دجال پیدا نہ ہو جائیں اور سب یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۳۶۴: ہم آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؐ مال تقسیم فرما رہے تھے۔ بنی تمیم کا ایک شخص پہنچا اور کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا، میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، اجازت ہو تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں رہنے دو۔ پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا، اس کے اور بھی ساتھی ہیں۔ تم ان کی نمازوں کو دیکھ کر اپنی نمازوں کو حقیر سمجھنے لگوگے۔ ان کے روزوں سے مقابلہ کروگے تو تم اپنے روزوں کو کم تر جانوگے۔ یہ قرآن بھی بہت پڑھتے ہیں لیکن یہ سب کچھ ان کے حلق سے نہیں اترے گا۔ (در اصل) یہ دین سے ایسے نکلے ہوئے ہوں گے جیسے شکار تیر سے نکل جاتا ہے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۳۳۶۵: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جھوٹی حدیث بیان کرنے سے میں یہ زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ آسمان سے گر پڑوں۔ اور پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریمؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی کہ جن کے لوگ عمر میں چھوٹے اور عقل سے کھوٹے

Siddiqui Publications

ہوں گے۔ یہ لوگوں سے جھوٹی حدیثیں بیان کریں گے۔(دراصل) یہ لوگ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انھیں جہاں پاؤ قتل کر دینا۔ بروز قیامت اس کا ضرور اجر پاؤ گے۔

راوی: سوید بن غفلہؓ۔

حدیث ۳۳۶۶: ہم نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ آپؐ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ ارشاد ہوا، خدا کی قسم یہ دین (اسلام) کامل نہ ہو گا حتیٰ کہ، اگر ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلا جائے گا تو اس کو خدائے تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو گا۔ اور نہ کوئی شخص اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف کرے گا۔ لیکن اس معاملے میں تم لوگ عجلت چاہتے ہو۔ راوی: خباب بن ارتؓ۔

حدیث ۳۳۶۷: حضورؐ نے ایک روز ثابت بن قیسؓ کو نہ پایا تو فرمایا، کوئی ہے جو ثابت کی خبر لائے؟ ایک شخص نے کہا، یارسول اللہ! میں دیکھتا ہوں۔ وہ جوان ثابت بن قیسؓ کے گھر گیا تو وہاں وہ انھیں گھٹنوں میں سر دیے بیٹھا پایا۔ اس نے دریافت کیا، تمھارا کیا حال ہے؟ ثابتؓ نے کہا، "برا حال ہے، یہ شخص (یعنی وہ خود) اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز سے بلند کرتا تھا اس لیے اس کا نیک عمل برباد ہو گیا اور دوزخی ہو گیا"۔ چناں چہ اس شخص نے واپس جا کر آنحضرتؐ کو خبر دی کہ ثابتؓ نے ایسا کہا ہے۔ موسیٰ بن انسؓ کا کہنا ہے کہ وہ شخص آنحضرتؐ کی بشارت لے کر ثابتؓ کے پاس پہنچا اور خبر دی کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ ثابت سے کہو کہ وہ دوزخیوں میں سے نہیں، بلکہ جنتی ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۳۶۸: میں نے براء بن عازبؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ ایک شخص نے نماز میں سورۃ الکہف پڑھی۔ (اس وقت) اس کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا، وہ بدکنے لگا۔ جب اس شخص نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا اس گھوڑے پر سایہ فگن ہے۔ آنحضرتؐ کو یہ بات بتائی گئی تو آپؐ نے فرمایا، اے فلاں! پڑھے جا، یہ دلوں کی تسکین قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔ راوی: شعبہ ابو اسحاقؓ۔

حدیث ۳۳۶۹: (آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ بغرض ہجرت جب مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تھے یہ حدیث اس سفر کے دوران پیش آنے والے ایک واقعے کی تفصیل ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے): حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا،

(غار سے نکل کر) ہم ساری رات چلے۔ اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک چلتے رہے۔ جب دوپہر ہوگئی اور راستہ بالکل سُونا ہوگیا تو ہم ایک بڑے سے پتھر پر اترے۔ یہاں بالکل بھی سایہ نہ تھا۔ میں نے پتھر کو صاف کیا اور اس پر چادر بچھادی۔ اور عرض کیا کہ حضورؐ آپ کچھ آرام فرمالیجئے۔ پھر میں نے اِدھر اُدھر بکری کے دودھ کی تلاش کی۔ دودھ ملا تو اس میں اپنی چھاگل سے کچھ پانی ملاکر ٹھنڈا کیا پھر اسے آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ سورج ڈھلنے پر ہم وہاں سے چلے تو میں نے محسوس کیا کہ کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔ یہ سراقہ بن مالک تھا جسے ہمارے تلاش میں بھیجا گیا تھا۔ اس کے لیے ۱۰۰ اونٹ بہ طور انعام کے رکھے گئے تھے۔ میں نے حضورؐ کو اطلاع دی تو آپؐ نے فرمایا، فکر کی کوئی بات نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپؐ نے سراقہ کے لیے بددعا فرمائی۔ سراقہ اپنے گھوڑے کے ساتھ فوراً ہی زمین میں آدھا دھنس گیا۔ سراقہ چلّانے لگا کہ میں جانتا ہوں یہ آنحضورؐ نے کیا ہے۔ پھر کہا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں کسی کو آپ لوگوں کی خبر نہیں دوں گا، آپ براہ مہربانی مجھے یہاں سے نکال لیں۔ چناں چہ حضورؐ نے دعا فرمائی اور سراقہ کو اس مصیبت سے نکالا۔ پھر سراقہ نے اپنے وعدے کو بھی پوری طرح سے نبھایا۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۳۳۷۰: نبی کریمؐ جب کسی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو فرماتے، "بیماری سے گناہ دھل جاتے ہیں اور اللہ نے چاہا تو اب یہ ٹھیک ہو جائے گا"۔ ایک بار کسی بدّو کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور آپؐ نے اس سے بھی یہی بات دہرائی۔ لیکن اعرابی نے کہا یہ تو جان لیوا بخار ہے اور یہ مجھے قبر تک پہنچادے گا۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا، ہاں اب یہی ہو گا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۷۱: ایک نصرانی نے اسلام قبول کیا۔ اس نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران پڑھی۔ پھر نبی مکرمؐ کی طرف سے کاتبِ وحی مقرر ہو گیا۔ لیکن (کچھ عرصہ بعد) وہ پھر سے نصرانی ہو کر مشرکوں سے جا ملا۔ وہ ان سے کہتا کہ محمد (ﷺ) صرف اتنا ہی جانتے ہیں جتنا میں نے ان کو لکھ کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی۔ لوگوں نے اسے زمین میں دفن کیا تو دوسری صبح زمین نے اسے باہر پھینک دیا۔ اس کے ساتھیوں نے اسے

Siddiqui Publications

اور زیادہ گہرا گڑھا کھود کر دفن کیا۔ پھر بھی زمین نے اسے اُگل دیا۔ اسے تیسری بار بھی دفنایا گیا لیکن پھر بھی فائدہ نہ ہوا۔ تب لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ بات آدمیوں کی طرف سے نہیں ہے۔۔۔ چناں چہ اسے یوں ہی رہنے دیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۳۷۲،۳۳۷۳،۳۳۷۳: آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ (بادشاہِ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا۔ اور جب قیصر (بادشاہِ روم) ہلاک ہو گا تو پھر کوئی قیصر نہ ہو گا۔ اور آپؐ نے فرمایا کہ تم عنقریب ان لوگوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور جابر بن سمرہؓ۔

حدیث ۳۳۷۴: رسول اکرمؐ کے زمانے میں مسیلمہ بن کذاب نے حضورؐ سے کہا تھا کہ اگر آپ اپنے بعد مجھے خلافت عطا کر دیں تو میں آپ کا تابع ہو جاتا ہوں۔ وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس پر آنحضرتؐ اس کی طرف بڑھے۔ اُس وقت آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، اگر تو مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کچھ طلب کرے تو میں تجھے کچھ نہ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا جو حکم تیرے بارے میں ہو چکا، تُو اس سے کچھ تجاوز نہیں کر سکتا۔ تُو کچھ دن بعد ہلاک ہو جائے گا، اور تُو وہی ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔۔۔ ابوہریرہؓ کا کہنا ہے کہ نبی کریمؐ نے ایک خواب سے متعلق مجھ سے فرمایا تھا کہ میں نے سونے کے دو کنگن دیکھے تو مجھے فکر ہوئی۔ پھر مجھے خواب میں بتا گیا کہ میں ان پر پھونک دوں۔ میں نے پھونک دیا تو وہ کنگن اُڑ گئے۔۔۔ میں نے اس خواب کی تعبیر دو کذابوں سے لی۔ ان میں سے ایک عنسی تھا اور دوسرا یہ مسیلمہ بن کذاب۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۷۵: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال ہوا کہ وہ مقام یمامہ ہے یا ہجر، لیکن در حقیقت وہ مدینہ تھا۔۔۔ میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار ہلائی تو اس کی دھار ٹوٹ گئی۔ یہ مصیبت وہ تھی جو اُحد کے دن مسلمانوں کو پہنچی۔۔۔ مگر اس تلوار کو دوبارہ ہلایا تو پہلے سے زیادہ عمدہ ہو گئی۔ وہ یہ تھا کہ خدا نے فتح دی اور مسلمانوں کو جمعیت عنایت فرمائی۔۔۔ اس کے علاوہ میں نے خواب میں ایک

Siddiqui Publications

گائے دیکھی۔ یہ گائے اُحد کے دن مسلمان تھے۔ اور خیر وہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور سچائی کا ثواب ہم کو بدر کے بعد سے عنایت فرمایا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۳۳۷۶، ۳۳۷۷: ایک روز فاطمہؓ آئیں۔ ان کی چال آنحضرتؐ جیسی تھی۔ حضورؐ نے انھیں خوش آمدید کہا اور اپنی بائیں جانب بٹھالیا۔ پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ اس کے بعد ایک اور بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے اُس وقت کچھ نہ کہا۔۔۔ میں نے یہی سوال نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد دوبارہ پوچھے تو انھوں نے بتایا کہ، پہلی مرتبہ تو آپؐ نے یہ فرمایا تھا کہ "جبرئیلؑ ہر سال مجھ سے قرآن کا ایک دَور کرواتے تھے لیکن اِس سال انھوں نے دو دَور کیے۔ اس سے میرا خیال میری موت کی طرف گیا ہے، اور تم مجھ سے سب سے پہلے ملو گی"۔ یہ سنا تو میں رونے لگی تھی۔ پھر دوسری بار فرمایا کہ "کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی"۔ یہ بات سنی تو مجھے ہنسی آگئی۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۳۷۸: حضرت عمرؓ مجھے اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے۔ عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے کہا کہ ہمارے لڑکے ان کے برابر ہیں اور آپ ابن عباس کو ہم پر ترجیح دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، یہ صاحبِ علم و فضل ہیں۔ پھر مجھ سے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کا مطلب دریافت کیا۔ میں نے کہا کہ یہ آنحضرتؐ کے وصال فرمانے کا اشارہ ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا، میں بھی اس کا یہی مطلب سمجھتا ہوں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۷۹: حضورؐ اپنے آخری مرض میں ایک چادر اوڑھے اور سر پر ایک چکنی پٹی باندھے پہنچے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ "لوگ زیادہ ہوتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ وہ کھانے میں نمک کی طرح ہو جائیں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی صاحبِ اختیار ہو تو اس کو چاہیے کہ انصار میں سے لوگوں کی نیکی قبول کرے اور خطا کاروں کی خطا سے درگذر کرے"۔ یہی مجلس نبی مکرمؐ کی آخری مجلس تھی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۸۰: نبی معظمؐ ایک روز حضرت حسنؓ کے ساتھ باہر نکلے اور انھیں منبر پر کھڑا کر کے فرمایا، "یہ میرا بیٹا سید ہے، امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کروا دے گا۔ راوی: حضرت ابو بکرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۸۱: آنحضرتؐ نے جعفرؓ اور زیدؓ کے مارے جانے کی خبر بیان فرمائی۔ اس موقع پر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۳۳۸۲: حضورؐ نے دریافت فرمایا، "کیا تم لوگوں کے پاس فرش ہے؟ ہم نے کہا، ہمارے پاس فرش کہاں! آپؐ کا ارشاد ہوا، یاد رکھو تمھارے پاس عنقریب ہی فرش ہوں گے۔ راوی: جابرؓ۔

حدیث ۳۳۸۳: سعد بن معاذؓ عمرے کی نیت سے چلے۔ مکہ پہنچے تو وہ امیہ بن خلف کے پاس ٹھہرے کیوں کہ جب امیہ کا مدینہ سے گذر ہوتا تو وہ سعدؓ کے گھر ٹھہرا کرتا۔ دوپہر کو سعد بن معاذؓ طواف کے لیے پہنچے۔ وہاں ابو جہل موجود تھا چناں چہ اس نے سعدؓ کو طواف سے روکنے کی کوشش کی۔ اس پر ابو جہل اور سعدؓ کے درمیان بات تلخ کلامی تک پہنچ گئی۔ امیہ نے سعدؓ کو ٹوکا کہ ابو جہل ہمارا سردار ہے اس لیے اس سے اس طرح سخت لہجے میں بات نہ کرو۔ جب امیہ مسلسل انھیں روکتا رہا تو سعدؓ کو غصہ آگیا۔ کہا تُو میرے سامنے سے ہٹ جا، میں نے محمد ﷺ کو تیرے بارے میں یہ کہتے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کر دیں گے۔ یہ سنا تو امیہ کو فکر ہونے لگی کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ محمد ﷺ جو کہتے ہیں، کرتے ہیں۔ اور ہوا بھی یہی۔ جب کفار میدان بدر کی طرف جانے لگے تو امیہ کو اس کی بیوی نے کہا "تمھیں یاد نہیں کہ تمھارے یثربی بھائی (سعدؓ) نے کیا کہا تھا"۔ پس امیہ نہیں جانا چاہتا تھا لیکن ابو جہل کے اصرار پر اسے میدان جنگ میں اترنا ہی پڑا۔ اور بالا آخر اللہ تعالیٰ نے اس کو موت دے دی۔ راوی: عبد اللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۳۳۸۴: نبی مکرمؐ کا ارشاد ہوا کہ "میں نے سوتے میں لوگوں کو ایک ٹیلے پر دیکھا۔ ابو بکر اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی کھینچا۔ لیکن ان کے اس کام میں کمزوری پائی جاتی تھی۔ اللہ انھیں معاف کرے۔ پھر وہ ڈول عمر نے لے لیا۔ ان کے اس کام میں بہت زور تھا۔ اور انھوں نے اتنا پانی کھینچا کہ سب سیر اب ہو گئے"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (یہ ادوارِ خلافت کی پیش گوئی ہے۔ مؤلف)۔

حدیث ۳۳۸۵: اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول مکرمؐ کے پاس جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب آپؐ کے پاس حضرت امّ سلمہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ جبرئیلؑ نے باتیں کیں اور اٹھ کر چلے گئے۔ پھر آنحضورؐ نے امّ سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے؟ انھوں نے کہا دحیہ تھے۔ بعد میں حضرت امّ سلمہؓ نے کہا "جب نبی کریمؐ نے خطبہ دیتے وقت جبرئیلؑ کی اطلاع دی تب مجھے سمجھ میں آیا کہ دحیہ ہی جبرئیلؑ ہیں"۔ راوی: ابو عثمانؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۳۳۸۶: یہود کی ایک جماعت نے نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان کی قوم میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ آنحضورؐ نے ان سے دریافت کیا کہ تورات میں رجم (یعنی سنگسار کرنے) کی بابت تم کیا حکم پاتے ہو؟۔۔ اس نے کہا زنا کرنے والے کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور ان کے درّے لگائے جاتے ہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو۔ تورات میں رجم کا حکم ہے۔ تورات لاؤ۔ جب تورات لائی گئی تو انھوں نے رجم پر انگلی رکھ کر آگے پیچھے کی عبارت پڑھی۔ عبداللہ بن سلام نے کہا اپنی انگلی ہٹاؤ۔ دیکھا تو وہاں رجم کا حکم موجود تھا۔۔ پس نبی مکرمؐ نے ان دونوں کو رجم کا حکم دیا اور وہ سنگسار کر دیے گئے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۳۸۷تا۳۳۸۹: مکہ کے کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر نبی ہو تو معجزہ دکھاؤ۔ چناں چہ آپؐ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ پھر آنحضرتؐ نے (کافروں سے) فرمایا، "گواہ رہو"۔ راویان: عبداللہ بن مسعودؓ، انس بن مالکؓ اور ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۳۹۰: دو صحابہؓ رات کے اندھیرے میں نبی مکرمؐ کے پاس پہنچے۔ ان کے ساتھ دو چیزیں چراغوں کی مانند تھیں جو روشن تھیں۔ پھر جب وہ علاحدہ ہوئے تو وہ چراغ ان دونوں میں ہر ایک کے ساتھ ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۳۳۹۱: ارشاد نبویؐ ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ غالب رہیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔ راوی: اسماعیل قیسؓ۔

Siddiqui Publications